بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ

أَمَّا بَعْدُ:

16. فہم سلف کے بغیر قرآن وسنت کو سمجھنے کا کیا صحیح طریقہ ہے—حصہ دوم

فہم سلف کی شرعی حیثیت کا درس جاری ہے اور ہم بات کر رہے تھے پچھلے درس میں کہ اگر فہم سلف حجت نہیں ہے اور فہم سلف کی ضرورت نہیں ہے قرآن اور سنت کو سمجھنے کے لیے تو پھر ہمارے پاس باقی کیا رہتا ہے؟ پچھلے درس میں، میں نے تین چیزوں پر بات کی:

1۔اندھی تقلید اور یہ اہل التقلید والے ہیں۔

2۔عقل اور منطق باقی رہ جاتا ہے اور یہ اہل العقل والمنطق، اہل الکلام یا اہل الفلسفہ یہ سارے مختلف نام ایک ہی لوگوں کے ہیں۔

3۔خواب، اہل المنامات۔خواب کے ذریعے سے دین کو سمجھنا، قرآن وسنت کو سمجھنا۔

اور یہ پتہ چلا مثالوں کے ساتھ کہ یہ سارے کے سارے باطل ہیں۔

آج کی نشست میں چوتھے نمبر پر جو چیز باقی رہتی ہے قرآن اور سنت کو سمجھنے کے لیے، اگر فہم سلف حجت نہیں ہے یا ضروری نہیں ہے تو کشف، مراقبہ اور وجد اور یہ لوگ اہل الکشف، اہل المراقبہ الوجد بھی ان کو کہا جاتا ہے اہل التصوف میں یہ بات معروف اور مشہور ہے۔مثال کے طور پر، میں ایک مثال دیتا ہوں جیسا کہ پچھلے دروس میں میں نے مثال دی فضائل حج مولانا محمد زکریا صاحب کی معروف تصنیف فضائل حج صفحہ نمبر 164 میں مولانا محمد زکریا صاحب لکھتے ہیں:

(ابدال میں سے ایک شخص نے حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے دریافت کیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ مرتبے والا بھی کوئی ولی دیکھا؟ فرمانے لگے ہاں دیکھا ہے۔میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں حاضر تھا میں نے امام عبد الرزاق محدث کو دیکھا (یہ کون ہیں یہ امام عبد الرزاق؟ الصنعانی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے استاد ہیں معروف محدث

ہیں کہتے ہیں کہ) میں نے امام عبد الرزاق محدث کو دیکھا کہ وہ احادیث سنا رہے ہیں اور مجمع ان کے پاس احادیث سن رہا ہے اور مسجد کے ایک کونے میں ایک جوان گھٹنوں پر سر رکھے علیحدہ بیٹھا ہے۔ میں نے اس جوان سے کہا، تم دیکھتے نہیں ہو مجمع حضور اقدس ﷺ کی حدیثیں سن رہا ہے، تم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ؟اس جوان نے نہ تو سر اٹھایا، نہ میری طرف التفات کیا اور کہنے لگا کہ اس جگہ وہ لوگ ہیں جو رزاق کے عبد سے حدیثیں سنتے ہیں (رزاق کے عبد کون ہیں ؟عبد الرزاق) جو رزاق کے عبد سے حدیثیں سنتے ہیں اور یہاں وہ ہیں جو خود رزاق سے سنتے ہیں نہ کہ اس کے عبد سے (یعنی براہ راست الرزاق اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ سے سنتے ہیں) حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، اگر تمہارا کہنا حق ہے تو بتاؤ کہ میں کون ہوں ؟اس نے سر اٹھایا اور کہنے لگا اگر فراست صحیح ہے تو آپ خضر ہیں)۔

عجب بات ہے سیدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام ہیں یا کوئی نبی سے مخاطب ہونے کا ایک طریقہ ہوتا ہے نا ادب بھی ہوتا ہے لیکن اب ولایت کا درجہ بلند ہے نا! کہتے ہیں حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں (اس سے میں نے جانا کہ اللہ جل شانہ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کو علو مرتبے کی وجہ سے میں ان کو نہیں پہچانتا، حق تعالیٰ شانہ ان سے راضی ہو اور ہم کو بھی ان سے نفع پہنچائے، آمین)۔

یہ قصہ ہے، معروف قصہ ہے، پہلے بھی میں کئی مرتبہ بیان کر چکا تھا کہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرنا۔

نبی کون ہوتا ہے ؟ جس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ وحی کون لے کر آتا ہے ؟ سیدنا جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام۔ کیا نبی بھی براہ راست علم حاصل کرتا تھا اللہ تعالیٰ سے عجب بات ہے کہ نہیں ؟ کلیم اللہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے براہ راست کلام کیا اللہ تعالیٰ سے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کلام کیا، جب چاہا نہیں کیا مرضی اللہ تعالیٰ کی تھی جس سے چاہا کلام کیا۔ اور محمد مصطفیٰ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا کب ؟ معراج کے موقعے پر براہ راست کلام فرمایا کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالی مخلوق کے کلام جیسا نہیں جیسا کہ خالق کی ذات جیسی کوئی ذات نہیں ویسے ہی خالق کی صفات جیسی بھی کوئی صفات نہیں۔

کشف اور مراقبہ سے جس نے بھی علم حاصل کرنے کی کوشش کی تو پھر ایسی ہی ٹھوکر لگتی ہے وہ محدثین جو مسجد نبوی میں بیٹھ کر امام عبد الرزاق رحمہ اللہ سے علم حاصل کر رہے ہیں امام احمد بن حنبل بھی ان کے بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں، امام اہل السنۃ رحمہ اللہ وہ سارے کے سارے ایک ایسے شخص سے علم حاصل کرتے ہیں جو رزاق کا عبد ہے جس کی کوئی قیمت نہیں ہے دوسرے لفظوں میں اگر یہ معاملہ قیمتی ہوتا تو خود بھی وہاں بیٹھے ہوتے نا تو دبے لفظوں میں علم حاصل کرنے

کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے یہ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے علم حاصل کرتے ہیں۔ کسی نے یوں بھی کہا، کسی صوفی نے یوں بھی کہا کہ (یہ وہ لوگ ہیں جو مرُدوں سے علم حاصل کرتے ہیں ہم زندہ سے علم حاصل کرتے ہیں)۔ مرُدے کون ہیں، نعوذ باللہ؟ جب حدیث کی سند بیان کی جاتی ہے تو امام بخاری رحمہ اللہ ہیں پھر ان کے استاد ہیں ان کے استاد پھر آپ ﷺ تک سند ہے نا۔ پوچھیں کہاں ہیں؟ کہتے ہیں کہ وفات پا گئے ہیں۔ تو یہ علم وہ ہے جو مرُدوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ زندہ سے علم کون سا ہے؟ جو اللہ تعالیٰ سے براہ راست حاصل کیا جائے یہ وہ علم ہے جو زندوں سے حاصل کیا جاتا ہے، سبحان اللہ۔ اس علم سے اولیاؤں کے سردار محروم تھے سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی عشرة مبشرة بالجنة صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندگی میں جنت کی بشارت دی گئی ان کو "ابو بکر فی الجنة و عمر فی الجنة و عثمان فی الجنة و علی فی الجنة" آخر تک جو دس صحابی ہیں سیدنا ابو عبیدہ ہیں، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف ہیں اور سیدنا سعد بن ابی وقاص ہیں اور سعید بن زید ہیں، سیدنا طلحہ بن عبید اللہ ہیں زبیر بن عوام ہیں یہ دس صحابہ جتنے بھی ہیں سب کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے "فی الجنة" (جنت میں ہیں)۔ وہ تو براہ راست نہ علم حاصل کر سکے اور نہ کر سکتے تھے آپ ﷺ کی زندگی میں بھی نہیں اور وفات کے بعد بھی نہیں تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت تھی! تو آپ ﷺ کی وفات کے بعد پھر کیوں نہیں حاصل کیا؟ نہ تو آپ ﷺ کی زندگی میں ضرورت تھی اور نہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد نہ تو ضرورت تھی اور نہ ہی ممکن ہے وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ وہ کون سا علم ہے جو وحی کے بغیر اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور نبی کے بغیر کوئی حاصل کر سکتا ہے؟! نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں بات ختم ہے۔

اب مسجد نبوی میں جگہ کا شرف دیکھیں آپ مقام دیکھیں مسجد نبوی ہے اور درس حدیث ہے اور علم کا شرف دیکھیں آپ حدیث کا علم اور دینے والے امام عبدالرزاق صنعانی رحمہ اللہ محدث، شخصیت کے علم کا شرف دیکھیں آپ اور علم دیکھیں اور ایک شخص کونے میں بیٹھا ہے اور اپنے سر کو اپنی ٹانگوں میں دبا کر گھٹنوں میں دبا کر بیٹھا ہے مراقبے کی حالت میں!

جب ہم بات کرتے ہیں پھر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات کرتا ہے! تو نہ ایسی باتیں کیا کرو کتابوں میں کیوں لکھا ہے یہ؟ فضائل حج تبلیغی جماعت والے کیوں لے کر جاتے ہیں دنیا کی سیر کرتے ہیں اور لوگوں کو کیوں پڑھ کر سناتے ہیں؟ کہتے ہیں یہ فضائل کی احادیث ہیں۔

یہ حدیث ہے کون سی حدیث ہے، مجھے بتایئے یہ حدیث ہے یا قصہ ہے؟! اگر فضائل کی احادیث ہوتیں کچھ ضعیف بھی ہوتیں تب ہم کہتے کہ چلو ضعیف حدیث تھی دس حدیثیں صحیح بھی تو تھیں چلو کچھ بات تھی لیکن بات کرتے ہیں احادیث فضائل کی اور اندر سے دیکھیں کہ اپنا تصوف کیسے پھیلا رہے ہیں یہ لوگ یہ تصوف ہے کہ نہیں؟ وہ کون سا اس وقت گروہ ہے جو آپ کو علم سے دور کرتا ہے، مجھے بتائیں؟

ایک رافضی ہیں جو کہتے ہیں کہ حدیث کوئی ہے ہی نہیں کیوں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مرتد ہو چکے ہیں سوائے دو یا چار کے یا سات کے۔

تو احادیث کا مجموعہ گرادیں باقی کیا بچتا ہے مجھے بتائیں؟ آپ اس قرآن مجید پر عمل بھی نہیں کر سکتے بغیر حدیث کے۔

یہ منکرین حدیث ہیں جو کہتے ہیں کہ "کوئی حدیث بھی نہیں ہے" کیوں کہ معیار نہیں ہے ہمارے پاس کوئی ترازو نہیں ہے صحیح میں یا ضعیف میں تو ساری ضعیف ہیں بات ختم ہے۔

یا یہ اہل تصوف ہیں جو حدیث کا انکار بھی نہیں کرتے واضح طور پر لیکن دبے لفظوں میں علم سے دور کر رہے ہیں کہ نہیں؟

اب یہ حدیث کے علم سے دوری کا سبق ہے کہ نہیں کہ کیا ضرورت ہے بھئی علم حدیث کے لیے وقت نکالو جاؤ اور سفر کرو پھر بیٹھ جاؤ حلقے میں، مجلس میں، دو دو گھنٹے، چار چار گھنٹے بیٹھے رہو کمر بھی ٹوٹ جاتی ہے کیا ضرورت پڑ گئی ہے بس مجاہدے کرتے رہو اور جنگلوں میں نکل جاؤ، غاروں میں جا کر بسو، شیطانوں اور جنوں کے ساتھ اندھیروں میں اندھیروں میں علم کا نور ملتا ہے۔

جنگلوں میں آپ کو کیا ملتا ہے سوائے شیطانوں کے! شیطان کہاں بسیرا کرتے ہیں مجھے بتائیں؟ جن، شیطان ویرانوں میں رہتے ہیں شہروں میں گھروں میں رہتے ہیں، کہاں رہتے ہیں؟ جنگلوں اور غاروں میں کیا ملتا ہے؟ نہ جمعہ کی نماز اور نہ ہی نماز باجماعت۔ بھئی یہ کون سا فرقہ ہے اور یہ کون سا دین ہے لوگوں کو عقل نہیں آتی!

تو کشف، وجد یہ بات میں کر رہا تھا، مراقبہ، یہ ایک ہی مثال کافی ہے ورنہ کئی مثالیں ہیں۔ میرے بھائی! فہم سلف سے بہتر واللہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ قرآن و سنت کو سمجھنے کا راستہ فہم سلف ہے جو اس کو حجت نہیں مانتا تو پھر یہ دیکھیں کہ کون سے خطرناک راستے دوسرے موجود ہیں۔

5۔ذوق، ذوق باقی رہتا ہے اور اہل الذوق، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ذوق سے قرآن و سنت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ذوق کیا ہے ؟اس کی کیا مثال ہے ؟آیئے پریکٹیکل مثال لیتے ہیں۔میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔سید ابو الاعلیٰ المودودی، یہ کتاب ہے تفہیمات حصہ اول، صفحہ نمبر 350 میں، یہ ہے مسلک اعتدال۔اس سے پہلے منکرین حدیث پر بات کر چکے ہیں۔حدیث کا انکار کرنے والے غلط ہیں، پھر مسلک اعتدال بتاتے ہیں کہ ان کا کیا مسلک ہے ؟جو معتدل، سیدھا راستہ ہے، اعتدال کا راستہ ہے حدیث کو سمجھنے، پرکھنے میں۔میں یہاں پر صرف جو ذوق کی بات ہے وہ آپ کو پڑھ کو سناتا ہوں صفحہ نمبر 362 میں کہتے ہیں:

(جو شخص اسلام کے مزاج کو سمجھتا ہے اور جس نے کثرت کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو گہرا مطالعہ کیا ہوتا ہے وہ نبی اکرم ﷺ کا ایسا مزاج شناس ہو جاتا ہے کہ روایات کو دیکھ کر خود بخود اس کی بصیرت اسے بتا دیتی ہے کہ ان میں سے کون سا فعل میرے سرکار کا ہو سکتا ہے اور کون سی چیز سنت نبوی سے اقرب ہے یہی نہیں بلکہ جن مسائل میں ان کو قرآن و سنت سے کوئی چیز نہیں ملتی ان میں بھی وہ کہہ سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ کے سامنے فلاں مسئلہ پیش آتا تو آپ اس کا فیصلہ یوں فرماتے۔یہ اس لیے ہے کہ اس کی روح، روح محمدی میں گم اور اس کی نظر بصیرت نبوی کے ساتھ متحد ہو جاتی ہے، اس کا دماغ اسلام کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے اور وہ اسی طرح دیکھتا اور سوچتا ہے جس طرح اسلام چاہتا ہے کہ دیکھا اور سوچا جائے۔اس مقام پر پہنچ جانے کے بعد انسان اسناد کا بہت زیادہ محتاج نہیں رہتا۔(اسناد جانتے ہیں ؟ سند حدیث کی) وہ اسناد سے مدد ضرور لیتا ہے مگر اس کے فیصلے کا مدار اس پر نہیں ہوتا۔(اچھا، فیصلے کا مدار کس چیز پر ہوتا ہے ؟آیئے دیکھتے ہیں، کہتے ہیں) وہ بسا اوقات ایک غریب، ضعیف، منقطع السند، مطعون فیہ حدیث کو بھی لے لیتا ہے اس لیے کہ اس کی نظر اس افتادہ پتھر کے اندر ہیرے کہ جوت دیکھ لیتی ہے (سبحان اللہ) اور بسا اوقات وہ ایک غیر معطل، غیر شاذ، متصل السند، مقبول حدیث سے بھی اعراض کر جاتا ہے اس لیے کہ اس جامع زریں میں جو بادۂ معنی بھری ہوئی ہے وہ اسے طبیعت اسلام اور مزاج نبوی کے مناسب نظر نہیں آتی۔یہ چیز چوں کہ سراسر ذوقی ہے (ہم بات کیا کر رہے ہیں ؟ذوق کی بات کر رہے ہیں، واضح بات ہے) یہ چیز چوں کہ سراسر ذوقی ہے اور کسی ضابطہ کے تحت نہیں آتی نہ آسکتی ہے اس لیے اس میں اختلاف کی گنجائش پہلے بھی تھی اور اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی)۔

احادیث کے مجموعے کو چند جملوں میں گرا دیا ہے۔احادیث کی بنیاد سے ہی جو قواعد تھے۔سلف نے محدثین نے جو قواعد بنائے ہیں قرآن و سنت کی روشنی میں یاد رکھیں کسی محدث کی جرأت نہیں تھی کہ وہ کوئی قانون یا کوئی قاعدہ بناتا قرآن و

سنت کے خلاف۔ یہ تو محدثین کے قواعد ہیں جو زیادہ مضبوط ہیں، میں آپ کو فقہاء کے قواعد آپ کو بتاؤں گا ان شاءاللہ قواعد فقہیہ پر درس ان شاءاللہ شروع کریں گے۔ جو قواعد فقہیہ پر بعض ساتھی اعتراض کرتے ہیں یہ قاعدے کہاں سے آئے ہیں؟ قرآن اور سنت سے لیے گئے ہیں اور دلیل کے ساتھ ان شاءاللہ بیان کریں گے اور دیکھیں علم میں کیسے ترقی آتی ہے۔

بعض اوقات بعض مسائل میں بعض طلاب علم پریشان ہو جاتے ہیں کہ اب اس میں کیا کیا جائے؟ طہارت کا کوئی مسئلہ آجاتا ہے یا کوئی معاملات ایسے درپیش آجاتے ہیں جب دلیل یاد نہیں ہوتی تو قواعد فقہیہ اگر آپ کو یاد ہیں تو دلیل فوراً یاد آجاتی ہے، سبحان اللہ تو علم میں ترقی ہے۔

الغرض قواعد فقہیہ کی بنیاد بھی قرآن وسنت ہے ہاں! جو غلط ہے وہ غلط ہے اس کو تو ہم رد کرتے ہیں لیکن جو قرآن وسنت کے مطابق ہے اس کو کیوں رد کرتے ہیں؟! اور احادیث کا مجموعہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سولہ سال ایک کتاب کی تصنیف کی ہے۔ زندگی وقف کر دی ہے دس لاکھ درہم لگا دیئے ہیں اور مودودی صاحب حدیث کی طرف آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ صحیح بخاری کی روایت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ عقل نہیں مانتی اس حدیث کو تو ہم کیا کریں۔ عقل نہیں مانتی، ذوق کے مخالف ہیں تو کیا کریں؟ اور انتہا دیکھیں، عجب بات دیکھیں کہ انسان جب صحیح راستہ چھوڑ دیتا ہے، واللہ یہ حقیقت ہے میرے بھائیو! جب انسان صراط مستقیم چھوڑ دیتا ہے کوئی اور راستہ اپناتا ہے اسے اس راستے سے ہی ٹھوکر لگتی ہے۔ اب انہوں نے ذوق کی بات کی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں اور آپ ﷺ کی حدیث میں جو گہری نظر رکھتا ہے اس کا مزاج بن جاتا ہے اس کا ذوق بن جاتا ہے حدیث کو سمجھنے کا اور قرآن کو سمجھنے کا اور خاص طور پر حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے۔ یعنی قابل قبول ہے یا نہیں ہے، عجب بات دیکھیں آپ!

سورۃ النصر میں جو ان کا قول تھا میں پہلے بھی بیان کر چکا تھا پچھلے درس میں قرآن مجید کی چار بنیادی اصطلاح میں کہتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے سورۃ النصر میں ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ استغفار کریں جو ان سے کوتاہیاں اور خامیاں ہوئی ہیں فرائض کی ادائیگی میں)۔

اگر وہ واقعی قرآن مجید کو سمجھتے اور گہری سمجھ رکھتے جیسے کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ ذوق کو وہ صحیح سمجھتے ہیں تو یہاں پر ان سے غلطی نہ ہوتی۔ کوئی جانتا ہے کیسے؟ قرآن مجید کا ایک طریقہ ہے جس کو وہ مزاج کہہ رہے ہیں ایک طریقہ ہے کہ آیت کا جو اختتام ہوتا ہے نا اس کی ابتداء سے اس کا گہرا تعلق ہوتا ہے خاص طور پر وعد و وعید کے تعلق سے۔ سورۃ النوح میں اس سے ملتی جلتی آیت ہے کون سی ہے؟ ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴾(نوح/10)۔ ﴿غَفَّارًا﴾ یا ﴿تَوَّابًا﴾ ہے؟

﴿اسْتَغْفِرُوْا، غَفَّارًا﴾ یہاں پر ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ﴾، ﴿غَفَّارًا﴾ یا ﴿تَوَّابًا﴾؟ ﴿تَوَّابًا﴾۔ فرق کیا ہے دونوں میں؟ جب غلطی ہوتی ہے تو وہی لفظ دہرایا جاتا ہے جب غلطی نہیں ہوتی تو لفظ کو چینج کر دیا جاتا ہے ۔ قوم نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غلطی ہوئی تھی کہ نہیں؟ شرک سے بڑھ کر کیا غلطی ہے۔ ﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴾ تم غلط کر رہے ہو اب مغفرت کی تمہیں اشد ضرورت ہے اس لیے ﴿غَفَّارًا﴾ کا لفظ دہرایا گیا ہے اور آپ ﷺ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی فرائض کی ادائیگی میں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہمارا ایمان ہے معصوم ہیں، حفاظت تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے پیارے نبی ﷺ کی ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾(النجم/3-4)۔

تو کیا فرمایا؟ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ یا ﴿غَفَّارًا﴾؟ اگر ﴿غَفَّارًا﴾ ہوتا تو پھر وہی غلطی تھی اور غلطی سے توبہ کرنی چاہیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے لیکن ﴿اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ کہ آپ سے غلطی نہیں ہوئی میرے پیارے پیغمبر ﷺ۔

یہ مزاج ہوتا ہے اگر وہ مزاج کہتے تو مزاج تو یہ تھا۔ کہاں سے ٹھوکر لگی ہے کیوں ٹھوکر لگی ہے؟! کیوں کہ یہ راستہ مزاج کا اور ذوق کا ہے ہی غلط راستہ اور خود فرما رہے ہیں کہ کیوں کہ یہ ذوقی معاملہ ہے تو اختلاف پہلے بھی تھا اب بھی ہے اور رہے گا بھی۔

قرآن اور سنت کو جو سمجھنے میں اختلاف ہے بڑا خطرناک اختلاف ہے! اور یہ تو حدیث ہی کی بات کر رہے ہیں حدیث صحیح یا ضعیف ہے قواعد کے باوجود اصولوں کے باوجود بھی بعض اختلاف پایا جاتا ہے ان کا جن کے علم میں کمزوری ہے کیوں

کہ آپ جانتے ہیں کہ محدثین نے قواعد اور اصول بنائے ہیں۔ بعض ہیں متساہلین، بعض ہیں متوسطین بعض ہیں متشددین۔ نہیں! ابن حبان کی تصحیح کیوں نہیں لیتے؟ اس لیے کہ متساہل ہیں۔

یہ قاعدہ میرا بنایا ہوا ہے؟ میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ سمجھیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ قواعد اور اصولوں کے ہوتے ہوئے بھی اختلاف تھا لیکن بہت کم ہے اگر ذوق کے لیے دروازہ کھول دیا جائے تب اختلاف کو کوئی روک سکتا ہے کوئی سمیٹ سکتا ہے اختلاف کو امت میں؟ پھر حدیث کا مجموعہ رہے گا کیا مجھے بتائیں؟! ہر بندہ کہے گا ہر داڑھی والا کہے گا چاہے اس کی علم سے واقفیت ہو یا نہ ہو کہ میرا ذوق تو کچھ اور کہتا ہے میرا مزاج کچھ اور کہتا ہے۔

واللہ! میرے پاس ایک شخص آیا اور کئی لوگ ایسے آتے ہیں ایک صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے اور یوں رد کر دیتے ہیں میں حیران ہوں میں نے کہا یہ باتیں کہاں سے تم لوگوں نے سیکھی ہیں کسی حدیث کی روایت کیوں رد کی میں ڈال دی؟! کہتے ہیں یار عقل نہیں مانتی نا۔

میرے بھائی! بس وہی بات ہے بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿أُشْرِبُواْ فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ﴾(البقرۃ/93)۔ ورنہ کہاں بچھڑا جو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس کی عبادت کرنا پھر اس کے لیے جھگڑا کرنا پھر دو فرقوں میں بٹ جانا کوئی تصور کر سکتا ہے! لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿أُشْرِبُواْ﴾(دلوں میں محبت پلا دی گئی) خود نہیں پی پلا دی گئی ﴿بِكُفْرِهِمْ﴾ کفر پہلے انہوں نے کیا پھر پلا دی گئی۔ یہ لوگ جو ایسی باتیں کرتے ہیں جب راہ راست کو چھوڑ دیا جان بوجھ کر اب ان کو بھی عقل کو آگے کرنے کی محبت پلا دی گئی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو ہر شر سے محفوظ فرمائے اور قرآن و سنت پر چلنے کا جو صحیح راستہ ہے جو فہم سلف ہے، منہج سلف ہے اس پر قائم و دائم رکھے اور ثابت قدمی عطا فرمائے۔ آمین۔

6۔ اللغہ (عربی لغت)۔ ٹھیک ہے ذوق بھی غلط ہے ثابت ہوا، کشف، وجد بھی ثابت ہو گیا کہ غلط ہے لغت باقی رہتی ہے۔ کیا لغت کافی ہے بس کہ جس کو عربی آتی ہے وہ قرآن و حدیث سمجھ لے کافی ہے؟

یہ دو قسم کے لوگ ہیں جو لغت کے اعتبار سے بات کرتے ہیں ایک تو اہل الظاہر آخر میں یا اگلے درس میں ان شاءاللہ میں بیان کروں گا اہل الرائی اور اہل الظاہر یہ دو چیزیں رہ گئی ہیں اہل الرائی اور اہل الظاہر یہ دونوں بالکل ایک دوسرے کے آمنے سامنے دو گروہ ہیں ان کی بات ایک ساتھ اگلے درس میں ان شاءاللہ میں بیان کروں گا۔ آج کے درس میں لغت

کی بات کرتے ہیں کیوں کہ ایک تو اہل الظاہر ہیں جو صرف لغت کو دیکھتے ہیں اور کچھ اس کے ساتھ ظاہری لفظ کو لیتے ہیں۔

دوسری قسم کے لوگ ان میں سے جو اہل الظاہر میں سے نہیں ہیں لیکن لغت کی بنیاد پر ہی وہ قرآن اور حدیث کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں دیکھیں کہ ٹھوکر کیسے لگی۔ ان میں سے دیکھیں عمرو خالد یہ معروف داعی ہے مصر کا اور بنیادی طور پر یہ خود انجینئرنگ کر چکا ہے یعنی شریعت کا علم کسی مدرسے یا کسی مسجد میں حاصل نہیں کیا انجینئرنگ کے بعد اس نے کچھ چند چیزیں سیکھی ہیں اور سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے کہ معروف و مشہور داعی بن گیا ہے یعنی دنیا کے لیول پر بہت بڑا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ شخص کہتا کیا ہے۔ اور دیکھیں کہ غلطی کیسے لگتی ہے جب صرف لفظ کو لیا جاتا ہے اور وہ خود عربی مصری ہے اس کو عربی آتی ہے اب دیکھیں کہ عربی کی بنیاد پر اب اسے تھوڑی سی بھی واللہ! قرآن و سنت کی سمجھ ہوتی نا واللہ یہ غلطی نہ ہوتی اس سے۔ آپ دیکھیں ذرا غلطی کو imagine کریں اور سوچیں ذرا کہ کتنی بڑی غلطی ہے یہ! شاید اس بچے سے پوچھیں تو اس سے یہ غلطی نہیں ہو گی۔ دیکھیں کتنی بڑی غلطی کرتا ہے۔ عمرو خالد کہتا ہے ابلیس کے تعلق سے اب ابلیس سے بڑھ کر کوئی کافر ہے دنیا میں ابلیس شیطان ابلیس مردود؟! یہ کہتا ہے:

"ابليس ماكفرش" "یہ ان کا جو اپنا accent ہے مصری کا کہتا ہے کہ (ابلیس نے کفر تو نہیں کیا)" بس يقولوا إيه "یہ مصری accent ہے کہتا ہے (دیکھو وہ کیا کہتا ہے) ﴿خَلَقْتَنِيْ﴾(الاعراف/12)(اے میرے ربّ تو نے مجھے پیدا کیا)" يبقى هو اعترف لله إن هو خلقه ولا ؟مش كده ؟ "(کیا وہ اعتراف نہیں ہے اس سے یعنی ابلیس سے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے یہ بات صحیح ہے کہ نہیں؟)" قال "﴿خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ﴾(شیطان نے کہا مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اے اللہ تعالیٰ!)" يقوله إيه "اور کیا کہا؟ ﴿وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ﴾(اور اسے مٹی سے پیدا کیا)۔" إنتا خلقتني وإنتا إلى خلقته "(یعنی تو نے مجھے پیدا کیا اور تو نے اسے بھی پیدا کیا)" وفي آية تانية بيقوله إيه "(یعنی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے) ﴿فَبِعِزَّتِكَ﴾(ص:82)(یا اللہ تعالیٰ تیری عزت کی قسم!)" يبقى مدرك عزة الله عز وجل ولا لا ؟ "(یعنی اللہ تعالیٰ کی عزت کو ابلیس نے جانا ہے کہ نہیں جانا اسے ادراک ہے کہ نہیں سمجھ ہے کہ نہیں؟)" وفي آية تالتة يقوله إيه "(اور تیسری آیت میں کیا کہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی ابلیس کی زبانی) ﴿قَالَ﴾(الحجر:36)(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ﴿قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾(اے اللہ تعالیٰ! مجھے مہلت دے قیامت تک دوبارہ زندہ ہونے

تک)۔''ماهو مش بإيدى بإيدك إنتا''(یعنی میرے ہاتھ میں تو کچھ نہیں ہے اے اللہ تعالیٰ! تیرے ہاتھ میں ہے دوبارہ زندہ کرنا)''فهل أنكر إبليس إن الله هو الخالق ؟ أنكر إبليس إن الله هو الرب ؟ لا''(کیا ابلیس نے انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے ؟ کیا ابلیس نے انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ربّ ہے ؟جی نہیں ! ابلیس نے انکار نہیں کیا)''أمال أنكر إيه؟ مشكلة إبليس إيه؟''(یعنی ابلیس کی اصل مشکل کیا ہے ؟ کیا مشکل تھی اس کو ؟)۔ کہتا ہے''رفض الطاعة''(کہ فرماں برداری کو اس نے چھوڑا ہے نافرمانی کی ہے)''آه،ده نقطة مهمة جداً جداً''وہ کہتا ہے''إنت رب آه..''(تو ربّ ہے میں مانتا ہوں،جی ہاں)''لكن إله تقوللّي أعمل كذا ومعملش كذا ، لأ''(لیکن تم مجھے تم یہ کہتے ہو اے میرے ربّ ! میں یہ کروں اور یہ نہ کروں، نہیں میں یہ نہیں مان سکتا)۔ابلیس کا یہ قصور ہے !

یہ ایک کیسٹ ہے اس کا عنوان ہے محاربة الشيطان اس کی سائیڈ اے میں یہ اس نے کہا ہے، حوالہ نوٹ کر لیں''محاربة الشيطان''کیسٹ ہے اور اس کی سائیڈ اے میں اس نے یہ بات کی ہے۔

اب اللہ کے لیے مجھے بتائیں،ایک شخص کہتا ہے کہ''ابلیس کافر نہیں ہے''۔ابلیس کافر نہیں ہے تو پھر اللہ المستعان تو پھر کون کافر ہے دنیا میں ؟!اور دلائل کیا ہیں ؟قرآن مجید میں سے تین آیات میں سے کہتا ہے :

1۔﴿خَلَقْتَنِي﴾ پہلی مرتبہ تو یہ ہے پھر تفصیل ہے﴿خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ﴾ خالق تو ہے میں مانتا ہوں،ربّ کو تو جان لیا اس لیے وہ مومن ہے نعوذ باللہ یعنی وہ کافر نہیں ہے۔

2۔﴿ فَبِعِزَّتِكَ﴾ دوسری آیت، جو عزت کی قسم کھاتا ہے وہ کیسے کافر ہو سکتا ہے ؟ وہ تو اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم کھانے والا ہے اور پھر یہ بھی مانتا ہے کہ دوبارہ زندہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کرے گا، میں نہیں کچھ کرنے والا تو ہی سب کچھ کرے گا تو پھر کافر تو نہیں ہے ناں وہ۔

اس نے صرف لغت کو دیکھا ہے اگر قرآن مجید کو وہ سمجھتا یا سورۃ البقرۃ ہی پڑھ لیتا زندگی میں ایک مرتبہ شروع میں پڑھ لیتا اگر میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ اعلم پڑھی ہے یا نہیں لیکن سمجھ کر نہیں پڑھی ہو گی میں یہ دعوے سے کہتا ہوں۔اگر جیسا کہ یہ اس نے پڑھا ہے یہاں پر اور اس کو ثبوت ملا ہے کہ وہ کافر نہیں ہے تو سورۃ البقرۃ کی اس آیت کے بارے میں کیا کہے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾(البقرۃ/34)﴿وَكَانَ مِنَ

الْكَافِرِينَ﴾ واضح لفظ ہے کہ نہیں ؟(سوائے ابلیس کے سجدہ نہیں کیا ابلیس نے اور ابلیس کافروں میں سے تھا)۔ ابلیس کافر ہے کہ نہیں ؟اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ کافر نہیں ہے۔ سبحان اللہ۔

3۔اگلی غلطی دیکھیں، یہی غلطی کافی ہے لیکن بعض ساتھیوں کے لیے جو یہ نہیں مانتے چلو ایک غلطی ہو گئی! اگرچہ ایک غلطی میں سمجھتا ہوں کہ کافی ہے کہتے ہیں کہ نہیں ایک غلطی میں کیا ہوتا ہے غلطی تو ہر انسان سے ہو جاتی ہے! چلیں دوسری دیکھ لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء والصفات میں دیکھیں کہ کس طریقے سے غلطی کرنا حیران کن بات ہے واللہ! چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ فرمایا ہے کہ تزکیہ انسان کا کیسے ہوتا ہے۔ایک آیت میں علم پہلے ہے اور تزکیہ بعد میں ہے اور باقی آیات میں تزکیہ پہلے ہے اور علم بعد میں ہے تین آیات میں۔ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا میں علم پہلے ہے اور تزکیہ بعد میں ہے اس کی تصحیح کی گئی جیسے کہ سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات میں تزکیہ پہلے ہے اور علم بعد میں ہے ﴿وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَبَ وَالْحِكْمَةَ﴾(الجمعہ/2)﴿وَيُزَكِّيهِمْ﴾،﴿وَيُعَلِّمُهُمُ﴾ بعد میں ہے۔اب دیکھیں وہ کیا کہتا ہے عمرو خالد کہتا ہے مقدمہ فی الاخلاق اس کی یہ کیسٹ ہے مقدمہ فی الاخلاق سائیڈ اے میں کہتا ہے:

يبقي سيدنا ابراهيم يدعي ويقول يارب ابعث في الامة دي رسولا منهم يعمل ٣ حاجات: يتلو عليهم الوحي ويعلمهم العلم ويحسِّن اخلاقهم، الاية دي جاءت في القران ٤ مرات یہ آیت قرآن مجید میں چار جگہوں پر آئی ہے۔

مره واحده علي لسان سيدنا ابراهيم وثلاث مرات علي لسان الله عز وجل، وال٣ مرات علي لسان الله الترتيب مختلف، لكن الله تبارك وتعالى قام حاطط تزكية الأخلاق قبل العلم. احفظها كده۔

الغرض غلطی کہاں پر ہوئی؟''لسان الله ''(اللہ کی زبان)۔اللہ کی زبان ہے؟! میرے بھائی! اسماء والصفات کی جب اللہ تعالیٰ کی ذات کے تعلق سے بات کی جاتی ہے تو احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ کہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری زبان ہے کسی آیت میں کسی حدیث میں؟! اہل سنت والجماعت کا سب سے پہلا قاعدہ کیا ہے اسماء والصفات کے تعلق سے؟ جو نام یا صفت قرآن مجید میں اور صحیح احادیث میں ثابت ہیں ہم اس کو ثابت کرتے ہیں چار شرطوں کے ساتھ''مِنْ غَيْرِ تَعْطِيلٍ مِنْ غَيْرِ تَحْرِيفٍ وَمِنْ غَيْرِ تَكْيِيفٍ مِنْ غَيْرِ تَمْثِيلٍ''۔ نہیں پڑھا ہے؟! سبحان اللہ۔

اسی کیسٹ میں آگے کہتا ہے کہ ''سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا کرنے کا طریقہ نہیں آتا تھا دعا کرنے میں غلطی کر لی اور جو قرآن مجید کو یاد کرتے ہیں حفظ کرتے ہیں بے چارے یہاں پر پریشان ہو جاتے ہیں''۔ کیوں پریشان ہوتے ہیں؟''کہ

سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام وجہ سے پریشانی ہوئی ہے انہوں نے علم پہلے کہا ہے تزکیہ بعد میں ہے اور باقی تین آیات میں تزکیہ جو ہے نا پہلے علم بعد میں ہے تو یہاں پر وہ پریشان ہوتے ہیں تو سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو دعا مانگنے کا طریقہ نہیں آتا تھا''!۔

ایمان باللہ، ارکان ایمان کا پہلا رکن ہے، الایمان بالرسل ارکان ایمان کا چوتھا رکن ہے یہ بنیادی علم میں غلطی ہے کہ نہیں؟ اور بھی باتیں ہیں لیکن عجب بات دیکھیں آپ کہ ایک اہل حدیث رسالہ ہے The simple truth کے نام سے یہ شائع ہوتا ہے اور مارچ 2014 اسی مہینے میں شائع ہوا ہے اور عمرو خالد کا اس شخص کا آرٹیکل اس میں انہوں نے چھاپا ہے Goodness and perfection کے نام سے۔

یار میرے اہل حدیث بھائیو! اللہ کے لیے یہ کیا کر رہے ہو کیا ایسا شخص اس قابل ہے کہ اس کی باتیں شائع کی جائیں جو یہ نہیں جانتا کہ ابلیس کافر ہے کہ نہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ ابلیس کافر ہی نہیں ہے! ایک ایسا شخص اس کی علمی حیثیت ہے کیا مجھے بتائیں؟! صرف اس کے دروس میں کچھ مجمع سا ہو جاتا ہے اور ہجوم سا ہوتا ہے بس یہی عالم تمہیں دنیا میں ملا ہے کہاں گئے اہل حدیث علماء ان کے آرٹیکل کیوں نہیں چھاپتے تم لوگ کہاں گئے ہیں؟! کہاں ہیں سلفی علماء کیا مر گئے ہیں دنیا سے ختم ہو گئے ہیں (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) کہاں گئے ہیں؟! پھر لوگ ناراض ہوتے ہیں کہ یار یہ تو کسی کو چھوڑتا نہیں ہے۔ اللہ کے لیے ایسا کام نہ کرو کہ کوئی آپ پر انگلی کھڑی کرے عمرو خالد رہ گیا ہے صرف اسی کے آرٹیکل چھاپنے ہیں!

لیکن میرا حسن ظن ہے اپنے بھائیوں سے کہ ان کو اس چیز کا علم نہیں تھا اللہ کے لیے اب تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ یہ شخص کیا ہے اور اس کی اور بہت ساری غلطیاں ہیں میرے پاس وقت نہیں ہے واللہ! سنگین غلطیاں ہیں یعنی ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے، یہ تو عقیدے اور منہج کی غلطیاں دیکھیں آپ کہتا ہے کہ ''جو شخص جاتا ہے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت میں تو جا کر آپ ﷺ سے جو بھی دل میں جا کر کہے نا جو بھی پریشانی ہے آپ ﷺ سے جا کر شیئر کرے بتائے آپ ﷺ کو''۔ کیا ہے یہ؟!

کوئی شخص جو اہل سنت والجماعت کے ساتھ رہتا ہو یا ان کے منہج کو سمجھتا ہو کبھی ایسی بات کرتا ہے؟! کیا اہل حدیث ایسی باتیں پسند کرتے ہیں ایسی باتیں شائع کرنے کو؟ نہیں! وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ایسی باتیں شائع نہیں کرتے۔ میرے بھائی! بندہ تو وہی ہے نا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بات تو قرآن وسنت کے مطابق ہی ہے نا جو آرٹیکل چھاپا ہے۔

بات قرآن وسنت کے مخالف ہو یا نہ ہو اس کو چھوڑیں، مجھے بتائیں یہ شخص کون ہے؟ یہ وہی تو شخص ہے یہاں پر آپ بات کرو قرآن وسنت کے مطابق اور دس جگہ بات کرو قرآن وسنت کے مخالف تو انسان تو وہی ہے نا آپ کیوں اسے اس طریقے سے اس کے علم کو پھیلا رہے ہیں اور کیوں اس کی promotion کر رہے ہیں کیا ضرورت ہے بھئی؟!

تو اللہ کے لیے ان مسائل کو سمجھیں، یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور جیسا کہ کوئی شخص کوئی خیر کام کرنا چاہتا ہے اور خیر کام کرنے کے بعد اس کو اس کا اجر بھی ملتا رہتا ہے اسی طریقے سے اگر کوئی کسی شخص نے بھی کسی کے لیے بھی کسی شر کا باعث بنا تو پھر وہ بھی اس شر میں برابر کا شریک ہے جس میں اس نے اس کا ساتھ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اچھا عمرو خالد اکاؤنٹنٹ ہے مجھے پتہ ہے کہ اس نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے اکاؤنٹنٹ ہے ڈگری اس نے لی ہے انجینئر نہیں ہے۔

جزاک اللہ خیر ، بارك الله فيك

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (16: فہم سلف کی شرعی حیثیت) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔